

جمہوریت کیا ہے؟ جمہوریت کیوں؟

(WHAT IS DEMOCRACY?
WHY DEMOCRACY?)



4921 CH02

عمومی جائزہ

پچھلے باب میں درج واقعات اور تجزیے سے ہم کو جمہوریت کے بارے میں کچھ نہ کچھ اندازہ اور اُس کا احساس ضرور ہوا ہوگا۔ اس میں ہم نے کچھ جمہوری اور کچھ غیر جمہوری حکومتوں کا ذکر کیا تھا۔ ہم کو اس کا بھی مشاہدہ ہوا تھا کہ بعض ممالک میں کس طرح حکومتیں ایک طرز سے دوسرے طرز میں بدل گئیں تھیں۔ آئیے اب اُن کہانیوں سے عام نتائج اخذ کریں اور چند بنیادی سوال پوچھیں: جمہوریت کس کو کہتے ہیں؟ اُس کی خصوصیات کیا ہیں؟ یہ باب جمہوریت کی ایک آسان سی تعریف پر مبنی ہے۔ ہم درجہ بدرجہ اس تعریف سے وابستہ اصطلاحات کے معنی سمجھیں گے۔ یہاں ہمارا مقصد محض کم سے کم جمہوری طرز حکومت سے وابستہ کم سے کم خصوصیات کو سمجھنا ہے۔ اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم کو جمہوری طرز حکومت اور غیر جمہوری طرز حکومت میں تفریق کرنے کا اہل ہونا چاہئے۔ اس باب کے آخر میں ہم اس کم سے کم مقصد سے اپنا قدم آگے بڑھائیں گے اور جمہوریت کا ایک وسیع نظریہ پیش کریں گے۔

پچھلے باب میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ آج دنیا میں جمہوریت ایک ایسا نظام ہے جو سب سے زیادہ رائج ہے، اور اس کی توسیع زیادہ سے زیادہ ممالک میں ہو رہی ہے۔ لیکن ایسا کیوں ہے؟ اس میں وہ کون سی خصوصیت پوشیدہ ہے جو اس کو حکومت کے دوسرے طرزوں سے ممتاز بناتی ہے؟ یہ دوسرا اہم سوال ہے جس پر ہم اس باب میں بحث کریں گے۔

2.1 جمہوریت کیا ہے؟ (WHAT IS DEMOCRACY?)

کیوں لگاتے ہیں؟ وہ کون سی خصوصیت ہے جو چلی
میں پنوشٹ کی حکومت سے، پولینڈ میں کمیونسٹ حکومت
سے یا گھانا میں نکر و مہ کے بعد کے زمانے کو ممتاز بناتی
ہے؟ میانمار میں فوجی حکومت کو مد نظر رکھ کر ان
حکومتوں میں وہ کون سی خصوصیات ہیں جو مشترک پائی
جاتی ہیں؟ ہم ایسا کیوں کہتے ہیں کہ یہ حکومتیں جمہوری
نہیں ہیں؟

اس تجزیہ کی بنیاد پر درجہ ذیل کی مشترک خصوصیات لکھئے:

- جمہوری حکومتیں
- غیر جمہوری حکومتیں

پہلے باب میں ہم نے دنیا کے مختلف حصوں کی بہت سی کہانیاں پڑھیں۔ ان کہانیوں کے ذریعہ ہم نے مختلف حکومتوں اور تنظیموں پر بحث کی۔ ان میں سے چند کو ہم جمہوریتوں کا نام دیتے ہیں، جبکہ دوسری غیر جمہوریتیں بتائی گئیں۔ کیا ان میں سے ہر ممالک کی حکومتوں کے بارے میں جن کو جمہوریتوں کا نام دیا گیا تھا، آپ کو کچھ یاد ہے؟

- پنوشٹ کے دورِ حکومت سے پہلے اور اُس کے بعد چلی
- کمیونسٹ حکومت کے زوال کے بعد پولینڈ۔
- نکرورمہ کی حکومت کے ابتدائی زمانے میں گھانا۔

آپ کے خیال میں ان دونوں ممالک میں کیا بات مشترک ہے؟ ہم ان سب پر جمہوریت کا ٹھپہ

Palestinians' democratic choice must be respected

The excuses given for refusing to deal with Hamas will not wash. This is a chance for Europe to have an independent role.

First Afghan Parliament in three decades to open amid tight security

Major step on an internationally sponsored path to democracy and stability

[illegible][illegible]

Nepal King invents 'democracy', promotes it

[illegible]

اخباروں میں اس طرح کی خبریں اکثر چھپتی رہتی ہیں، کیا یہ تمام خبریں لفظ ”جمہوریت“ کو اس معنی میں استعمال کرتی ہیں؟

جمہوریت کی تعریف کرنے کی ضرورت کیوں؟

(Why define democracy?)

اس سے پہلے کہ ہم آگے پڑھیں، آئیے ہم میری کے ایک اعتراض پر نظر ڈالیں۔ وہ جمہوریت کی اس طرح تعریف بیان کرنے کو پسند نہیں کرتی اور چند بنیادی سوالات پوچھنا چاہتی ہے۔

اُس کی ٹیچر مائیلڈ لنڈا (Matilda Lyndoh) اُس کے سوالات کو غور سے سنتی ہے اور کلاس کے دوسرے بچے بھی اس مباحثے میں حصہ لیتے ہیں۔

میری: میڈم، میں اس تصور کو پسند نہیں کرتی۔ پہلے تو ہم نے دنیا کے مختلف حصوں میں موجود جمہوریتوں کے بارے میں پورے ایک باب میں بحث کی اور اس کے بعد اب ہم جمہوریت کے معنی سمجھنا چاہتے ہیں۔ میرا یہ مطلب ہے کہ مدلل بات تو یہ ہے کہ کیا اس کے برعکس نہیں ہونا چاہئے تھا؟ کیا اس کے معنی پہلے نہیں بتانے چاہئیں تھے اور مثال اُس کے بعد دی جاتی؟

لنڈا میڈم: میں آپ کا مطلب سمجھ گئی ہوں۔ لیکن ہم اپنی روزانہ زندگی میں دلائل اس طرح پیش نہیں کرتے، ہم قلم، بارش یا محبت جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کیا ہم ان کے استعمال سے پہلے ان کی تعریف بیان کرتے ہیں؟ اس پر غور کیجئے۔ کیا ہمارے ذہن میں ان کی تعریف واضح ہے؟ کسی لفظ کو صرف استعمال کرنے کے بعد ہی ہم کو اُس کے معنی سمجھ میں آتے ہیں۔

میری: تو پھر ہم کو تعریفوں کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ لنڈا میڈم: ہم کو تعریف کی ضرورت صرف اُس صورت میں پیش آتی ہے جب کسی لفظ کے استعمال میں کوئی مشکل درپیش ہو۔ ہم کو بارش کی تعریف کی اُس وقت ضرورت ہوگی جب اُس کا موازنہ پھوہار (بوندا باندی) یا بادل پھٹنے سے کرنا ہو۔ یہی بات جمہوریت

پر بھی صادق آتی ہے۔ ہم کو اُس کی ایک واضح تعریف کی ضرورت اس لیے ہوتی ہے کیونکہ لوگ اُس کا استعمال مختلف مقاصد کے لیے کرتے ہیں۔ اور اس لیے بھی کہ کیونکہ مختلف قسم کی حکومتیں خود کو جمہوریت بتاتی ہیں۔

ریبا لنگ: لیکن ہم کو تعریف کی ضرورت ہوتی ہی کیوں ہے؟ کسی دوسرے دن آپ نے ابراہیم لنکن کی تعریف کا حوالہ دیا تھا جنہوں نے جمہوریت کی تعریف ان الفاظ میں کی تھی، ”جمہوریت عوام کے لیے اور عوام کے ذریعہ عوام کی حکمرانی ہے۔“ ہم نے اپنی سرزمین میگھالیہ پر ہمیشہ خود ہی حکومت کی ہے۔ ہم کو اُس کے بدلنے کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ لنڈا میڈم: میں یہ نہیں کہہ رہی کہ ہمیں اُس کے بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مجھ کو بھی یہ تعریف بڑی اچھی لگتی ہے لیکن میں یہ نہیں جانتی کہ یہ اُس کی تعریف بیان کرنے کا طریقہ اُس وقت تک ٹھیک بھی ہے جب تک کہ ہم خود اُس کے بارے میں نہ سوچیں۔ ہم کو کوئی بات صرف اس لیے تسلیم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ کافی مشہور ہے اور کیونکہ ہر شخص اس کو تسلیم کرتا ہے۔

یولانڈا: میڈم، کیا میں ایک دوسری تجویز پیش کر سکتی ہوں۔ میں نے کہیں پڑھا ہے کہ لفظ ڈیموکریسی (جمہوریت) یونانی لفظ ”ڈیموکریسیا“ سے نکلا ہے۔ یونانی زبان میں ”ڈیمس“ کا مطلب ہے عوام اور ”کریسیا“ کا مطلب ہے حکومت۔ اس لیے جمہوریت ایک ایسی حکومت ہے جو لوگوں کے ذریعے چلائی جاتی ہے۔ یہ معنی بالکل ٹھیک ہیں۔ تو پھر بحث و مباحثے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

لنڈا میڈم: اس سلسلے میں سوچنے کا یہ طریقہ بھی بہت کارآمد ہے۔ میں اتنا ضرور کہوں گی کہ یہ ہمیشہ ہی کارگر



میں نے تو جمہوریت کی تعریف بالکل الگ انداز سے سنی ہے۔ جمہوریت ایسی طرز حکومت ہے جو لوگوں سے الگ، لوگوں سے دور، جہاں لوگوں کو خریدا جاتا ہے اس تحریک کو ہم تسلیم کیوں نہیں کرتے۔

ثابت نہیں ہوگا۔ کوئی بھی لفظ اپنے مبدا (ماخذ) سے جڑا نہیں رہتا۔ اب آپ ذرا کمپیوٹر کے بارے میں ہی سوچئے۔ ابتدا میں یہ کمپیوٹنگ یعنی حساب کتاب لگانے کے لیے یعنی ریاضی کے مشکل سوالات حل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ بہت کارگر کیلکولیٹر ہوتے تھے۔ لیکن آج کل بہت کم لوگ ایسے ہیں جو سوال حل کرنے کے لیے کمپیوٹر کا استعمال کرتے ہیں۔ اب ان کا استعمال لکھنے، ڈیزائن بنانے، موسیقی سننے یا پھر فلمیں دیکھنے کے لیے ہوتا ہے۔ لفظ تو وہی رہتے ہیں لیکن بدلتے زمانوں کے ساتھ ان کے معنی بدلتے رہتے ہیں۔ اس طرح کسی لفظ کی ابتدا پر ہی نظر رکھنا زیادہ فائدے مند نہیں ہوتا۔ میری میڈم، اس لیے آپ بنیادی طور پر یہ بات کہنا چاہتی ہیں معاملات کے بارے میں خود ہی فیصلہ کرنے کا کوئی مختصر طریقہ موجود نہیں ہے۔ ہم کو اس کے معنی کے بارے میں سوچنا چاہئے اور ایک تعریف اخذ کرنا چاہئے۔

لنڈا میڈم: آپ میرا مطلب بالکل ٹھیک سمجھیں۔ آئیے اب اس مسئلے پر اپنی پیش رفت جاری رکھیں۔

سرگرمی



آئیے لنڈا میڈم کی بات پر سنجیدگی سے غور کرتے ہیں اور پن، بارش اور محبت جیسے الفاظ کی صحیح تعریف لکھنے کی کوشش کرتے ہیں جن کو ہم ہر وقت استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر قلم کی تعریف بیان کرنے کا کیا کوئی ایسا طریقہ ہے جو کسی پنسل، برش، چاک یا کرے اون سے اسے الگ کرے؟

■ اس کوشش سے آپ نے کیا سیکھا؟

■ یہ جمہوریت کے معنی سمجھنے کے بارے میں ہم کو کیا سکھاتا ہے؟

ایک سادہ سی تعریف (A simple definition)

آئیے ہم ان حکومتوں میں مماثلت اور فرق پر اپنی بحث کی جانب دوبارہ لوٹتے ہیں جو کہ جمہوریتیں کہلاتی ہیں۔ پچھلے باب میں ہم نے تمام جمہوریتوں کے اندر ایک سادے سے مشترک جزو کی شناخت کی تھی: وہ یہ ہے کہ حکومت کو عوام چنتے ہیں۔ اس طرح ہم ایک بالکل سادی سی تعریف سے شروع کرتے ہیں۔ جمہوریت ایک ایسی طرز حکومت ہے جس میں عوام حکمرانوں کا انتخاب کرتے ہیں۔

یہ ایک مفید شروعاتی نقطہ ہے۔ اس تعریف سے ہم جمہوری طرز حکومت کو اس حکومت سے الگ کر سکتے ہیں جو واضح طور پر جمہوری نہیں ہے۔ میانمار کے فوجی حکمرانوں کا انتخاب عوام نے نہیں کیا۔ اس فیصلے کے لیے لوگوں نے اپنی رائے نہیں دی تھی۔ جن لوگوں کا فوج پر تسلط تھا، وہی ملک کے حکمران بن بیٹھے۔ پنوشٹ جیسے آمرانہ کا انتخاب لوگوں نے نہیں کیا تھا۔ نیپال اور سعودی عرب کے بادشاہ اسی لیے حکومت نہیں کرتے کیونکہ لوگوں نے ان کو ایسا کرنے کے لیے چنا تھا۔ لیکن اتفاق سے وہ شاہی خاندان میں پیدا ہوئے اس لیے وہ ملک کے حکمران بن بیٹھے۔

یہ آسان سی تعریف بھی ناکافی ہے۔ یہ ہم کو بتاتی ہے کہ جمہوریت عوام کی حکومت ہوتی ہے۔ لیکن اگر ہم اس تعریف کو بنا سوچے سمجھے استعمال کریں تو ہم تقریباً ہر اس حکومت کو جمہوریت کا نام دیں گے جو الیکشن کراتی ہے۔ یہ گمراہ کن ہوگی۔ جیسا کہ ہم نے چوتھے باب میں دیکھا تھا کہ عصری دنیا میں ہر حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس کو جمہوری کہا جائے، اگرچہ حقیقت میں وہ جمہوری ہے ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کو ایک ایسی حکومت میں جو واقعی جمہوری ہو اور جو جمہوریت کا چولا پہنتی ہو، دونوں کے درمیان بڑے احتیاط سے فرق کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کام ہم اس تعریف کے اندر موجود ہر لفظ کو بغور سمجھنے اور جمہوری حکومت کی خصوصیات کو سمجھنے کے ساتھ کر سکتے ہیں۔



ریبانگ اپنے گھر گئی اور جمہوریت پر چند مزید مشہور تشریحات جمع کیں۔ اس بار اس نے اُن لوگوں کے نام کا ذکر نہیں کیا جنہوں نے ان کے بارے میں کہا یا لکھا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ آپ ان کو پڑھیں اور رائے زنی کریں کہ یہ خیالات کس درجہ صحیح اور فائدے مند ہیں:

- جمہوریت ہر شخص کو خود اپنا استعمال کرنے کا حق دیتی ہے۔
- جمہوریت میں یہ حقیقت شامل ہے کہ آپ اس صورت میں مطلق العنان کا انتخاب کر لیتے ہیں کہ جب آپ کو ان کے ذریعہ بتایا جاتا ہے کہ آپ وہی سننا چاہتے ہیں جو آپ سوچتے ہیں۔
- انصاف کے لیے کسی فرد کی اہلیت جمہوریت کو ممکن بناتی ہے لیکن نا انصافی کے تئیں کسی فرد کا رجحان، جمہوریت کو ضروری بناتا ہے۔
- جمہوریت ایک ایسی ترکیب ہے جو اس بات کا تحفظ فراہم کرتی ہے کہ جتنا ہم شخص ہیں اتنی ہی ہم پر حکمرانی کی جائے گی۔
- جمہوریت کی تمام برائیوں کا علاج زیادہ جمہوری طریقے سے کیا ہو سکتا ہے۔



یہ کارٹون اُس وقت بنایا گیا تھا جب یو ایس اور دوسری غیر ملکی طاقتوں کی موجودگی میں عراق میں انتخابات کرائے گئے تھے۔ آپ کے خیال میں یہ کارٹون کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟ جمہوریت کو اس شکل میں کیوں دکھایا گیا ہے جیسی کہ وہ موجودہ صورت میں موجود ہے۔

©Stephane Peray, Thailand, Cagle Cartoons Inc.



2.2 جمہوریت کی خصوصیات (FEATURES OF DEMOCRACY)

- ہم نے جمہوریت کی اس سادی سی تعریف کے ساتھ شروع کیا ہے کہ جمہوریت ایک ایسی طرز حکومت ہے جہاں عوام حکمرانوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس تعریف کے بعد متعدد سوالات پیدا ہوتے ہیں۔
- اس تعریف میں ”حکمران“ کون ہیں؟ کسی بھی حکومت کے لیے کیسے عہدے داروں کا انتخاب ہو جس کو جمہوریت کہا جاسکے؟ کسی جمہوریت میں غیر منتخب
- عہدے داروں کون سے فیصلے کر سکتے ہیں؟ کس طرح کے انتخاب سے جمہوری انتخاب کی تشکیل ہوتی ہے؟ کسی انتخاب کو جمہوری سمجھنے کے لیے کون کون سی شرائط پوری کرنی چاہئے۔
- وہ لوگ (عوام) کون ہیں جو حکمرانوں کا انتخاب کر سکتے ہیں یا حکمران کی حیثیت سے منتخب ہو سکتے ہیں؟ کیا اس کے اندر مساوی بنیاد پر ہر شہری کی شمولیت ہونی

جمہوری سیاست

سربراہ“ (چیف) ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے عہدے کو صدر کی حیثیت سے بدل لیا اور 2002 میں ملک میں رائے شماری (ریفرنڈم) کرائی جس نے اُن کی توسیع مزید پانچ سال کے لیے کر دی۔ پاکستانی میڈیا، انسانی حقوق کی تنظیموں اور جمہوریت پسند سرگرم کارکنوں نے اس کو بدعنوانی اور فریب دہی پر مبنی ریفرنڈم بتایا۔ اگست 2002 میں انہوں نے قانونی ساخت بنیادی احکام کے ذریعہ پاکستان کے آئین میں ترمیم کی گئی۔ اس احکام کے مطابق صدر کو قومی یا صوبائی اسمبلیوں کو برطرف کرنے کے اختیار حاصل ہوا۔ شہری کابینہ کے کام کی نگرانی قومی سلامتی کونسل (نیشنل سیکورٹی کونسل) کرتی ہے جس پر فوجی افسران کا تسلط ہے۔ اس قانون کے پاس ہونے کے بعد، قومی اور ریاستی اسمبلیوں کی سطح پر انتخابات کرائے گئے۔ اس طرح

چاہئے؟ کیا جمہوریت چند شہریوں کو اس حق سے انکار کر سکتی ہے؟

■ آخر میں جمہوریت کون سی طرز حکومت ہے؟ کیا کسی جمہوریت میں منتخب حکمران اپنی مرضی سے جو چاہے کر سکتے ہیں؟ یا جمہوری حکومت کو چند حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھانی چاہئے؟ کیا جمہوریت کے لیے شہریوں کے چند حقوق کا احترام کرنا لازمی ہے۔ آئیے چند مثالوں کے ذریعہ ان میں سے ہر سوالات پر غور و فکر کریں۔

منتخب لیڈروں کے اہم فیصلے

(Major decisions by elected leaders)

پاکستان میں، جنرل پرویز مشرف نے اکتوبر 1999 میں، ایک فوجی انقلاب کی سربراہی کی، انہوں نے جمہوری طور سے منتخب حکومت کو اکھاڑ پھینکا اور خود کو ملک کی ”عاملہ کے

©Emad Hajjaj, Jordan, Cagle Cartoons Inc.



کارٹون
پڑھیے

شام مغربی ایشیا کا ایک چھوٹا سا ملک ہے حکمران بھٹ پارٹی اور اس کے کچھ چھوٹے اتحادی صرف وہ پارٹیاں ہیں جنہیں اس ملک میں اجازت دی گئی ہے کیا آپ کے خیال میں اس کارٹون کا اطلاق چین اور میکسیکو کے لیے بھی ہو سکے گا؟ جمہوریت پر پٹیوں کا تاج کس بات کی نشاندہی کرتا ہے۔

جمہوریت کیا ہے؟ جمہوریت کیوں؟

کارٹون پڑھیے

یہ کارٹون لاطینی امریکہ کے
سیاق و سباق میں بنایا گیا تھا۔
کیا آپ کے خیال میں یہ
پاکستانی صورت حال پر بھی
صادق آتا ہے؟ دوسرے ایسے
ملک کے بارے میں سوچئے
جہاں اس کارٹون کا اطلاق ہوتا
ہے۔ کیا ایسا کبھی ہمارے ملک
میں بھی ہوا ہے۔

© Ares, Caglecartoon.com, Cagle Cartoons Inc.



کو انگریز زمین دانی بیاؤ داہوئی (عوام کی قومی کانگریس) کہا جاتا ہے۔ عوام کی قومی کانگریس کو ملک کے صدر کے تقرر کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اس کے اندر پورے چین سے منتخب ہوئے تقریباً 3,000 ممبران ہوتے ہیں۔ ان میں چند ممبران کا انتخاب فوج کرتی ہے۔ الیکشن لڑنے سے پہلے کسی امیدوار کو چینی کمیونسٹ پارٹی کی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ 2002-03 میں ہوئے۔ انتخابات میں صرف اُن کو الیکشن لڑنے کی اجازت دی گئی تھی جو چینی کمیونسٹ پارٹی یا اُس سے وابستہ آٹھ چھوٹی پارٹیوں کے ممبر تھے۔ کمیونسٹ پارٹی ہی نے ہمیشہ حکومت سازی کا کام کیا ہے۔



میرے لیے یہ سب موهوم
سا ہے۔ حکمرانوں اور حکومتوں
کے بارے میں یہ سب
معلومات کیا جمہوریت ہے؟ کیا
ہم ایک جمہوری کلاس روم کی
بات کر سکتے ہیں؟ یا ایک
جمہوری فیملی کی؟

1930 میں اپنی آزادی کے زمانے سے ہی، صدر کے انتخاب کے لیے میکسیکو میں ہر چھ سال بعد الیکشن ہوتے ہیں۔ ملک پر کبھی بھی فوجی یا کسی آمر کی حکومت نہیں رہی۔ لیکن 2000 تک پی آر آئی (ادارتی انقلابی پارٹی) کہلائی جانے والی پارٹی نے ہر الیکشن میں فتح حاصل کی تھی۔ مخالف پارٹیاں انتخابات ضرور لڑیں لیکن ان کو کامیابی

پاکستان میں بھی انتخابات کرائے گئے جہاں منتخب نمائندوں کو چند اختیارات حاصل ہیں۔ لیکن آخری فیصلہ (اختیارات) فوجی افسران اور جنرل پرویز مشرف کے ہی ہاتھ میں ہے۔ یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ متعدد وجوہات سے جنرل مشرف کے تحت پاکستان کو ایک جمہوریت نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن ہم اپنی نظر ان میں ایک بات پر مرکوز کرتے ہیں۔ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان میں عوام اپنے حکمران کا انتخاب کرتے تھے؟ ایسا بالکل نہیں ہے۔ عوام اپنے نمائندے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے چن سکتے تھے لیکن وہ اصل معنوں میں ملک کے حکمران نہیں تھے۔ وہ آخری فیصلہ نہیں کر سکتے تھے۔ آخری فیصلہ تو فوجی افسران اور جنرل پرویز مشرف کے ہاتھ میں تھا اور عوام نے اُن کا انتخاب نہیں کیا تھا۔ ایسا بیشتر آمرانہ حکومتوں اور شہنشاہیت میں ہوتا ہے۔ اُن کی رسمی طور سے ایک منتخب پارلیمنٹ اور حکومت ہوتی ہے لیکن اصل اختیارات اُن لوگوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں جن کو عوام نہیں چنتے۔ آخری باب میں ہم نے کمیونسٹ پولینڈ میں یوایس ایس آر (سوویت یونین) کے اور عصری عراق میں یو ایس (ریاستہائے متحدہ) کے کردار کے بارے میں پڑھا تھا یہاں پر بھی اصل اختیارات چند خارجی ممالک کے ہاتھ میں تھے، نہ کہ مقامی طور سے منتخب نمائندوں کے ہاتھ میں۔ اس کو عوامی حکومت نہیں کہا جاسکتا۔

اس تفصیل کے بعد جمہوریت کی ایک آخری شکل ابھر کر آتی ہے۔ کسی جمہوریت میں فیصلہ کرنے کا آخری اختیار اُن لوگوں کے ہاتھ میں ہونا چاہیے جن کا انتخاب عوام کریں۔

آزادانہ اور منصفانہ انتخابی مقابلہ

(Free and fair electoral competition)

چین میں ملک کی پارلیمنٹ کے انتخاب کے لیے ہر پانچ سال بعد باقاعدگی سے الیکشن ہوتے ہیں جس کو

جمہوری سیاست

کیا تھا۔ یہاں متعدد مسائل وابستہ تھے۔ چین میں عوام کو کوئی ایک سنجیدہ انتخاب حاصل نہیں ہے۔ ان کو حکمران پارٹی اور اس کے منظور شدہ امیدوار کا ہی انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ کیا ہم اس صورت حال کو انتخاب کہہ سکتے ہیں؟ میکسیکو کی مثال میں ایسا لگتا ہے کہ عوام کو واقعی انتخاب کرنے کا موقعہ حاصل ہوا ہے، لیکن عملی طور سے ان کو چناؤ کا موقعہ ہی دستیاب نہیں ہوتا۔ وہاں حکمران پارٹی کو ہرانے کا کوئی راستہ ہی نہ تھا، چاہے لوگ اس کے مخالف ہی کیوں نہ تھے۔ ان انتخابات کو منصفانہ نہیں کہا جاسکتا۔

اس طرح ہم جمہوریت کے ادراک میں ایک دوسری خصوصیت شامل کر سکتے ہیں۔ کسی طرح کے الیکشن کرا دینا ہی کافی نہیں ہوتا۔ انتخابات کو سیاسی نعم البدل کے درمیان ایک حقیقی چناؤ پیش کرنا چاہیے۔ اگر عوام چاہیں تو ان کو موجودہ حکمرانوں کو عہدے سے ہٹانے میں اپنا انتخاب استعمال کرنے کا موقعہ ملنا چاہیے۔ اس لیے جمہوریت ایک ایسے آزادانہ اور منصفانہ انتخاب پر مبنی ہونا چاہیے جہاں برسر اقتدار حکمرانوں کو اُس کے کھونے کا ایک واضح موقعہ بھی موجود ہو۔ ہم چوتھے باب میں جمہوری انتخاب کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں گے۔

ایک شخص، ایک ووٹ، ایک قیمت

(One person, one vote one value)

سابقہ باب میں ہم نے پڑھا تھا کہ جمہوریت کے لیے جدوجہد عالمگیر بالغ رائے دہندگی کے لیے مطالبہ کے ساتھ کس طرح وابستہ تھی۔ اب یہ اصول تقریباً تمام دنیا میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود ووٹ دینے کے مساوی حق سے انکار کی متعدد مثالیں اب بھی موجود ہیں۔

■ 2015 تک سعودی عرب میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں تھا۔

کبھی حاصل نہیں ہوئی۔ یہ پی آر آئی پارٹی الیکشن جیتنے کے لیے ناشائستہ طریقے استعمال کرنے کے لیے مشہور تھی۔ تمام سرکاری ملازمین کو پارٹی اجلاسوں میں شریک ہونا ضروری تھا۔ سرکاری اسکولوں کے اساتذہ پی آر آئی کے حق میں ووٹ ڈالنے کے لیے والدین پر جبر کا استعمال کرتے تھے۔ زیادہ تر میڈیا سوائے تنقید یا مخالف پارٹیوں کی سرگرمیوں کو نظر انداز کیا کرتا تھا۔ بعض اوقات بالکل آخری مرحلے پر پولنگ بوتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیئے جاتے تھے جس سے لوگوں کو اپنا ووٹ ڈالنے میں مشکل پیش آتی تھی۔ پی آر آئی اپنے امیدواروں کے حق میں الیکشن مہم پر بڑی بڑی رقمیں خرچ کرتی تھی۔

کیا متذکرہ بالا انتخابات کو ہم ایسی مثالیں سمجھ سکتے ہیں جہاں عوام نے اپنے حکمرانوں کا انتخاب کیا ہو؟ ان مثالوں کو پڑھ کر ہم محسوس کر سکتے ہیں کہ یہ جمہوری انتخابات نہیں تھے۔ ان مثالوں کو پڑھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ ان مقامات پر عوام نے اپنے حکمرانوں کا انتخاب نہیں



اس کارٹون کا عنوان ”جمہوریت کی تعمیر“ دیا گیا ہے جو لاطینی امریکہ کی اشاعت میں پہلی بار شائع ہوا تھا۔ یہاں دولت سے بھرے تھیلے کس چیز کو دکھاتے ہیں؟ کیا یہ کارٹون ہندوستان پر بھی صادق آتا ہے؟

جمہوریت کیا ہے؟ جمہوریت کیوں؟



زمبابوے کی بات کیوں؟ میں
ایسی رپورٹیں خود اپنے ملک کے
پیشتر حصوں کے بارے میں بھی
پڑھتا ہوں۔ ہم ان پر بحث
کیوں نہیں کرتے؟

(زانو) پی ایف، کی حکومت ہے جو ایک ایسی پارٹی ہے جس نے آزادی کی جدوجہد کی سربراہی کی تھی۔ اس کالیدر رابرٹ موگا بے آزادی حاصل کرنے کے وقت سے ملک پر حکومت کر رہا تھا۔ انتخابات باقاعدگی سے کرائے جاتے تھے اور زانو۔ پی۔ ایف پارٹی ہی فتح یاب ہوتی ہے۔ صدر موگا بے عوام کے اندر بے حد مقبول ہیں لیکن انتخابات میں ناجائز طریقے بھی استعمال کرتے ہیں۔ سال گزرنے کے ساتھ ساتھ، اُن کی حکومت نے صدر کے اختیارات بڑھانے اور کم سے کم جواب دہ ہونے کے لیے آئین کے اندر کئی بار تبدیلیاں کیں۔ حزب مخالف کے کارکنوں کو پریشان کیا جاتا ہے اُن کی میٹنگ میں رخنہ اندازی کی جاتی ہے۔ حکومت کے خلاف مظاہروں کو غیر قانون قرار دیا گیا ہے۔ ایک ایسا قانون بھی موجود ہے جو صدر کی تنقید کے حق پر حد بندیاں قائم کرتا ہے۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر حکومت کا قبضہ ہے جو صرف حکومت کی ترجمانی کرتا ہے۔ ملک کے اندر آزاد اخبارات بھی موجود ہیں لیکن حکومت اُن نامہ نگاروں

■ اسٹونیا نے اپنی شہریت کے اصول اس طرح بنائے ہیں کہ روسی اقلیت سے وابستہ لوگوں کو ووٹ کا حق حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

■ فیجی میں انتخابی عمل اس نوعیت کا ہے جہاں دیسی فیجی کا ووٹ ہندوستانی اصل کے فیجی باشندوں کے ووٹ سے زیادہ قیمت رکھتا ہے۔

جمہوریت کی بنیاد سیاسی مساوات کے بنیادی اصول پر قائم ہے۔ اس سے ہم کو جمہوریت کی تیسری خصوصیت حاصل ہوتی ہے۔ جمہوریت میں ہر بالغ شہری کا ایک ووٹ ہونا چاہئے اور ہر ووٹ کی قیمت برابر ہونی چاہئے۔ اس کے بارے میں ہم مزید چوتھے باب میں مطالعہ کریں گے۔

قانون کی بالادستی اور حقوق کا احترام

(Rule of law and respect for rights)

زمبابوے نے سفید فام اقلیت سے 1980 میں آزادی حاصل کی تھی۔ اُس وقت سے ملک پر زیڈ اے این یو



یہ کارٹون صدام حسین کی حکومت اکھاڑ پھینکنے کے بعد عراقی الیکشن کے بارے میں ہے۔ اس کو قید خانے میں دکھایا گیا ہے۔ یہاں کارٹونسٹ کیا کہہ رہا ہے۔ اس کارٹون کے پیغام کا موازنہ اس باب کے پہلے کارٹون سے کیجئے۔

© John Trever, Albuquerque Journal, U.S. Cagle Cartoons Inc.



جمہوری سیاست

کارٹون پڑھیے

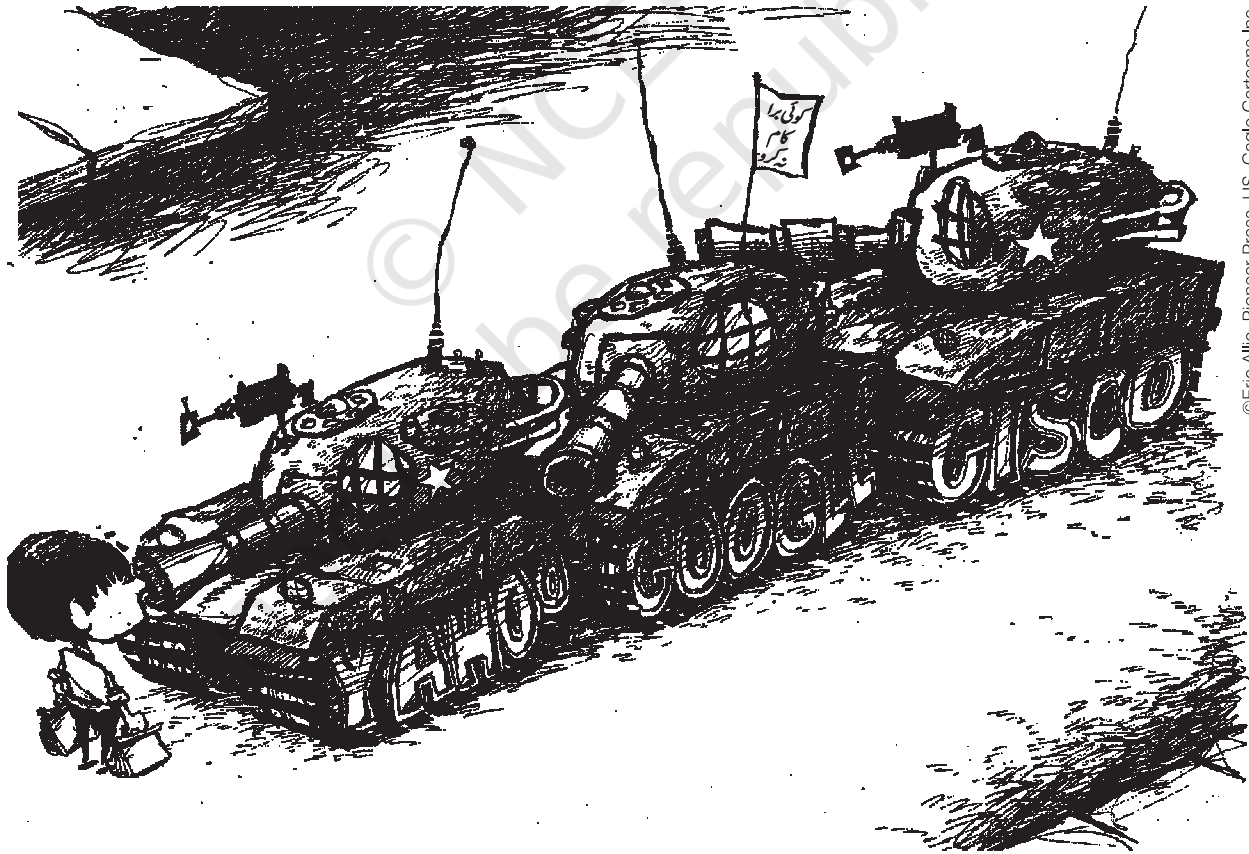
چینی حکومت نے 'گوگل' اور 'یاہو' جیسی عوامی ویب سائٹوں پر پابندیاں عائد کرتے ہوئے انٹرنیٹ پر اطلاعات اور معلومات کے بہاؤ پر روک لگا دی۔ ٹیکنیکل کی شبیہ اور ایک غیر مسلح طالب علم حالیہ چینی تاریخ میں ایک دوسرے اہم واقعہ کی یاد دلاتا ہے، اُس واقعہ کو معلوم کیجئے۔

کا قافیہ تنگ کر دیتی ہے جو اُس کے خلاف زبان کھولتے ہیں۔ حکومت نے چند ایسے عدالتی فیصلوں کو بھی نظر انداز کر دیا جو اُس کے خلاف جاتے تھے اور یہاں تک کہ ججوں پر بھی زور ڈالا گیا۔ 2017 میں موگا بے کو صدر کے عہدے سے ہٹا دیا گیا۔

زمبابوے کی مثال سے ظاہر ہے کہ جمہوریت میں حکمرانوں کی عوامی منظوری بھی ضروری ہوتی ہے، لیکن صرف اتنا ہی کافی نہیں ہوتا۔ عوامی حکومتیں بھی غیر جمہوری ہو سکتی ہیں، عوامی لیڈر استبدادی ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم کسی جمہوریت کا جائزہ لینا چاہیں تو ہمیں اُس کے انتخابات پر نظر ڈالنی چاہئے۔ لیکن الیکشن سے پہلے اور اُس کے بعد بھی مشاہدہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ انتخابات سے پہلے کی مدت میں، ایک عام سیاسی سرگرمی کے لیے مناسب موقع فراہم کرنا چاہئے جس میں سیاسی مخالفت بھی شامل ہے۔ اس کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ریاست اپنے

شہریوں کے چند بنیادی حقوق کا احترام کرے۔ اُن کو آزادانہ طور سے سوچنے، رائے قائم کرنے، ان کو عوام کے اندر ظاہر کرنے، انجمنیں بنانے، احتجاج کرنے اور دوسری سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی آزادی ہونا چاہئے۔ قانون کی نظر میں ہر شخص برابر ہونا چاہئے۔ ان حقوق کا تحفظ ایک آزاد عدلیہ کو کرنا چاہئے جس کے احکام کا ہر شخص طالع ہو۔ ہم چھٹے باب میں ان حقوق کے بارے میں مزید مطالعہ کریں گے۔

اسی طرح سے چند ایسی شرائط بھی موجود ہیں جو الیکشن کے بعد حکومت چلانے کے طریقے پر پوری اُترتی ہیں۔ ایک جمہوری حکومت صرف اس وجہ سے کیونکہ وہ الیکشن جیتی ہے ہر وہ کام نہیں کر سکتی جو وہ چاہتی ہو اُس کو چند بنیادی اصولوں کا احترام کرنا پڑتا ہے۔ خاص طور سے اُس کو اقلیتوں کے تحت چند گارنٹیوں کا احترام کرنا پڑتا ہے۔ ہر



©Eric Allie, Pioneer Press, US, Cagle Cartoons Inc

اہم فیصلے کو مشوروں کے ایک سلسلے سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے۔ ہر عہدے دار کو چند ایسے حقوق اور ذمے داریاں ہوتی ہیں جو اُس کو آئین اور قانون نے سونپے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نہ صرف عوام کو جواب دہ ہوتا ہے بلکہ دوسرے آزاد افسران کو بھی۔ ہم اس کے بارے میں مزید پانچویں باب میں پڑھیں گے۔

کرتے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ یہ تعریف بھی اُس وقت تک ناکافی ہے جب تک کہ اس میں استعمال ہوئے اہم الفاظ کی وضاحت نہ کی جائے۔ مثالوں کے ایک سلسلے کے ذریعہ ہم نے طرز حکومت کی حیثیت سے جمہوریت کی چار خصوصیات کی نشاندہی کی تھی۔ ان کے مطابق جمہوریت ایک ایسی طرز حکومت ہے جس میں:

- عوام کے منتخب شدہ حکمران تمام اہم فیصلے کرتے ہیں۔
- انتخابات موجودہ حکمرانوں کو بدلنے کے لیے عوام کو چناؤ کا اور منصفانہ موقع فراہم کرتے ہیں۔
- یہ چناؤ اور موقع، مساویانہ بنیاد پر سب کو حاصل ہوتا ہے، اور

یہ دونوں پہلو ہم کو جمہوریت کی چوتھی اور آخری خصوصیت سے روشناس کراتے ہیں۔ ایک جمہوری حکومت، آئینی قانون اور شہریوں کے حقوق کے ذریعے طے شدہ حدود کے اندر ہی حکومت کرتی ہے۔

آئیے اب تک ہوئی بحث کا خلاصہ کرتے ہیں۔ ہم نے ایسے سادہ سی تعریف کے ساتھ ابتدا کی تھی۔ جمہوریت ایک ایسی طرز حکومت ہے جس میں عوام حکمرانوں کا انتخاب

مختصر توضیح (Summary definition)

آئین کے بنیادی اصول اور شہریوں کے حقوق اس قانون کے استعمال پر حکومت کی مرضی کو محدود کرتے ہیں۔



جمہوری نظام ہونے یا نہ ہونے کی ان پانچ مثالوں کو پڑھئے۔ اوپر بحث کی گئی جمہوریت کی متعلقہ خصوصیت کے ساتھ ان میں سے ہر ایک کو ملائیے۔

مثال	خصوصیت
بھوٹان کے راجا نے اعلان کیا کہ مستقبل میں وہ منتخب نمائندوں کی صلاح کے مطابق عمل کریں گے۔	قانون کی حکومت
ہندوستان کے بہت سے مہاجر تمل مزدوروں کو سری لنکا میں ووٹ کا حق دیا گیا۔	حقوق کا احترام
نیپال کے راجہ نے سیاسی جلسوں، مظاہروں اور ریلیوں پر پابندی عائد کی۔	ایک شخص ایک ووٹ ایک قیمت
ہندوستانی سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا کہ بہار اسمبلی کی تحلیل غیر آئینی تھی۔	آزادانہ اور منصفانہ انتخابی مقابلہ
بنگلہ دیش کی سیاسی پارٹیوں کا اس پر اتفاق ہے کہ انتخابات کے موقع پر ایک غیر جانبدار حکومت کو ملک کا نظام چلانا چاہئے۔	اہم فیصلے منتخب لیڈروں کے ذریعہ ہونا

2.3 جمہوریت کیوں؟ (WHY DEMOCRACY?)

جینی: وجہ کچھ بھی ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل نکتہ تو یہ ہے کہ یہ بہترین طرز حکومت نہیں ہو سکتی۔ افراتفری، غیر استحکام، بدعنوانی اور ریاکاری جیسی تمام برائیاں جمہوریت ہی کی وجہ سے تو ہیں۔ سیاست داں آپس ہی میں لڑتے مرتے ہیں۔ ملک کی فکر ہی کس کو ہے؟

پوٹن: تو پھر اس کا متبادل کیا ہے؟ آپ برطانوی دور حکومت میں دوبارہ چلے جائیے؟ حکومت کرنے کے لیے کچھ بادشاہوں کو اس ملک میں بلا لیجئے؟

روز: میں یہ تمام باتیں نہیں جانتی۔ میرے خیال میں تو ملک کو ایک مضبوط قوتِ ارادی والے لیڈر کی ضرورت ہے کوئی ایسا لیڈر جس کو انتخابات اور پارلیمنٹ کی کوئی فکر نہ ہو۔ تمام اختیارات ایک ہی لیڈر کے ہاتھ میں ہوں۔ اُس کو اپنے ملک کے مفاد میں ہر کام کرنے کی اجازت ہو۔ ایک ایسا ہی لیڈر اس ملک سے بدعنوانی اور غربت کو مٹا سکتا ہے۔

کسی نے چیخ کر کہا: یہ تو آمریت کہلاتی ہے۔
ہوئی: اگر ایسا شخص تمام اختیارات اپنے اور اپنی فیملی کے حق میں استعمال کرنا شروع کر دے تو پھر کیا ہوگا؟ اگر وہ خود ہی بدعنوان ہو تو پھر کیا ہوگا؟

روز: میں تو صرف ایک ایماندار، ہمدرد اور ایک مضبوط لیڈر کی بات کر رہی ہوں۔

ہوئی: لیکن یہ بات منصفانہ نہیں ہے۔ آپ تو اصل جمہوریت کا موازنہ ایک معیاری آمریت سے کر رہی ہیں۔ ہم کو معیاری کا موازنہ معیاری سے اور اصل کا موازنہ اصل سے کرنا چاہئے۔ اصل زندگی میں آمروں اور جابروں کے ریکارڈ کی جانچ کیجئے۔ یہ بدترین قسم کے بدعنوان، خود غرض اور ظالم تھے۔ یہ

میڈم لنڈا کی کلاس میں ایک بحث چھڑ گئی۔ اُس نے اپنے پچھلے سیکشن میں ”جمہوریت کیا ہے“ عنوان پر پڑھانا ختم کیا تھا اور طلباء سے پوچھا تھا کہ کیا اُن کے خیال میں جمہوریت ایک بہترین طرز حکومت ہے۔ ہر طالب علم کو اس موضوع پر کچھ نہ کچھ تو کہنا ہی تھا۔

جمہوریت کی خوبیوں پر مباحثہ

(Debating merits of democracy)

یولانڈا: ہم ایک جمہوری ملک میں رہتے ہیں۔ ہم نے پچھلے باب میں پڑھا تھا کہ تمام دنیا میں لوگ جمہوریت چاہتے ہیں وہ ممالک جو پہلے جمہوری نہیں تھے، اب جمہوری بن رہے ہیں۔ تمام عظیم ہستیوں نے جمہوریت کے بارے میں بڑی اچھی باتیں کہی ہیں۔ کیا یہ بات واضح نہیں کہ جمہوریت ہی بہترین ہے؟ کیا اب بھی ہم کو اس پر بحث کی ضرورت ہے؟
ٹانگ کئی: لیکن لگند وہ میڈم نے ہم کو بتایا تھا کہ ہم کو کوئی بات صرف اس لیے تسلیم نہیں کرنی چاہئے کہ وہ کافی مشہور ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہر شخص ایک غلط راستہ اختیار کر رہا ہے۔

جینی: ہاں، درحقیقت یہ ایک غلط راستہ ہی تو ہے۔ جمہوریت نے ہمارے ملک کو دیا ہی کیا ہے؟ ہمارے ملک میں جمہوری نظام کی آدھی سے زیادہ صدی بیت گئی اور اس کے بعد بھی یہاں اتنی غربت موجود ہے۔

ریانگ: لیکن جمہوریت کا غربت سے کیا تعلق ہے؟ کیا ہمارے ملک میں غربت اس لیے ہے کیونکہ یہاں جمہوریت ہے یا جمہوری نظام ہونے کے باوجود یہاں غربت ہے؟



کاش میں لنڈہ میڈم کی کلاس میں ہوتی۔ وہ بالکل جمہوری کلاس روم لگتی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟

جمہوریت کیا ہے؟ جمہوریت کیوں؟

باتیں تو تم صرف اس لیے کر رہی ہو کیونکہ ہم اس کے بارے میں کچھ جاننا نہیں چاہتے۔ اور اس سے بھی زیادہ بری بات تو یہ ہے کہ تم ان کے چنگل سے نکل بھی نہیں سکتیں۔

میڈم لنڈا یہ تمام مباحثہ بڑی دلچسپی سے سن رہی تھیں۔ اب انہوں نے درمیان میں دخل اندازی کرتے ہوئے کہا۔ میں آپ کو اس گرجوٹی سے بحث کرتے دیکھ کر بہت خوش ہوں۔ یہ تو میں نہیں جانتی کہ صحیح کون ہے اور کون غلط، اس کا فیصلہ تو آپ خود ہی کر لیجئے۔ لیکن میں اتنا ضرور محسوس کرتی ہوں کہ آپ اپنے دل کی بات کہنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کو کوئی روکنے کی کوشش کرنا یا اپنے احساسات کو ظاہر کرنے پر آپ کو کوئی سزا دینا، تو آپ کو برا لگتا۔ کیا آپ کسی ایسے ملک میں جو جمہوری نہ ہو، اس طرح آزادانہ طور سے مباحثہ کر سکتے تھے؟ کیا جمہوریت کے لیے یہ ایک اچھی دلیل نہیں ہے؟

جمہوریت کے خلاف دلائل

(Arguments against democracy)

اس مکالمے میں زیادہ تر ایسے دلائل پیش کئے گئے ہیں جن کو ہم جمہوریت کے خلاف معمول کے مطابق سنتے ہیں۔ آئیے ان میں سے چند پر ہم غور کرتے ہیں:

■ جمہوریت میں لیڈر بدلتے رہتے ہیں۔ جس سے ملک میں غیر استحکام پیدا ہوتا ہے۔

■ جمہوریت سیاسی مقابلہ آرائی اور اقتدار کے کھیل کے بارے میں ہے جہاں اخلاق اور اعلیٰ کردار کی کوئی گنجائش نہیں۔

■ جمہوریت میں متعدد لوگوں سے مشورہ کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے پالیسی معاملوں پر عمل کرنے میں دیر ہوتی ہے۔

■ منتخب لیڈر عوامی مفادات سے بے خبر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے فیصلوں میں غلطی ہوتی ہے۔

■ جمہوریت میں بدعنوانیوں کا راستہ کھلا رہتا ہے کیونکہ یہ انتخابی مقابلے پر قائم ہوتی ہے۔

■ عام لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ اُن کے مفاد میں کیا صحیح اور کیا غلط ہے، اس لیے وہ کوئی فیصلہ ہی نہیں کر پاتے۔

کیا جمہوریت کے خلاف کچھ اور دلائل بھی ہیں جو آپ کے ذہن میں ہوں؟ ان میں سے کون سے دلائل خاص طور سے جمہوریت کے خلاف جاتے ہیں؟ ان میں سے کون سے دلائل ایسے ہیں جو کسی بھی طرز حکومت کے غلط استعمال پر پورے اُترتے ہیں؟ ان میں سے کون سے دلائل پر آپ متفق ہیں؟

یہ بات تو واضح ہے کہ جمہوریت تمام مسائل کے حل کا کوئی جادوئی آلہ نہیں ہے۔ اس سے ہمارے ملک اور دنیا کے دوسرے حصوں میں غربت ختم نہیں ہوتی۔ ایک طرز حکومت کی حیثیت سے جمہوریت تو صرف لوگوں کو اپنے فیصلے خود کرنے کی یقین دہانی کراتی ہے۔ اس میں یہ گارنٹی بھی نہیں کہ عوامی فیصلے صحیح بھی ہوں گے۔ لوگ غلطی بھی کر سکتے ہیں۔ ان فیصلوں میں عوام کو شامل کرنے سے فیصلہ کرنے میں دیر بھی ہوتی ہے۔ یہ بات بھی درست ہے کہ جمہوریت میں لیڈر بار بار بدلتے ہیں۔ بعض اوقات اس صورت حال کی وجہ سے فیصلے غلط بھی ہو سکتے ہیں جس سے حکومت کی کارکردگی اور اہلیت پر برا اثر پڑتا ہے۔

ان دلائل سے ظاہر ہے کہ جس طرز کی حکومت کا ہم کو تجربہ ہو رہا ہے، ایک نمونے کی طرز حکومت نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ وہ مسئلہ نہیں ہے جس کا ہم کو اپنی اصل زندگی میں سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اصل سوال تو اس سے بالکل الگ ہٹ کر ہے اور وہ یہ ہے کہ جمہوریت ایک ایسی طرز حکومت ہے جو دوسری طرز حکومتوں سے بہتر ہے اور جن میں سے ہم کو ایک کا چناؤ کرنا ہے۔

جمہوریت کے حق میں دلائل

(Arguments for democracy)

کارٹون
پڑھیے

یہ کارٹون برازیل جیسے اس ملک کا ہے جس کو آمریت کا طویل تجربہ ہوا ہے۔ اس کا عنوان ہے ”آمریت کی پوشیدہ شکل“ وہ کون سی پوشیدہ شکل ہے جس کو یہ کارٹون دکھاتا ہے۔ کیا ہر آمریت میں کوئی چھپی ہوئی کارروائیاں ہونا ضروری ہیں۔ پہلے باب میں بحث کئے گئے آمریوں کے بارے میں اس کی معلومات کیجئے۔ اور اگر ممکن ہو تو ناٹجیر یا میں اباچا کے بارے میں اور فلپین میں مارکوس کے بارے میں معلوم کیجئے۔

1958-1961 کا چین کا قحط، دنیا کی تاریخ میں بدترین قحط تھا جسے درج کیا گیا۔ اس قحط میں تقریباً تین کروڑ افراد قلمہ اجل ہو گئے۔ اُن دنوں ہندوستان کی معاشی حالت چین سے کچھ زیادہ بہتر نہ تھی۔ اس کے باوجود ہندوستان میں چین کی طرز کا قحط نہیں پڑا۔ ماہرین نفسیات کا خیال ہے کہ یہ دونوں ممالک کے اندر اختیار کردہ جداگانہ سرکاری پالیسیوں کا نتیجہ تھا۔ ہندوستان میں جمہوریت کے وجود کی وجہ سے ہندوستانی حکومت نے غذائی قلت کی جانب اس طرح توجہ دی جو چینی حکومت نہیں کر سکتی تھی۔ ان دلائل سے یہ بات تو واضح ہے کہ ایک آزاد اور جمہوری ملک میں، اونچے پیمانے پر کبھی کوئی قحط نہیں پڑا۔ اگرچہ چین میں بھی کثیر پارٹی انتخابی نظام ہوتا اور حزب مخالف اور ایک آزادانہ پریس حکومت کی کمزوریوں اور نااہلیوں کو سامنے لاتا تو قحط سے لوگوں کی اتنی بڑی تعداد میں اموات نہ ہوتی۔

اس مثال سے یہ سچائی اُبھر کر آتی ہے کہ جمہوریت کو کیوں بہتر طرز حکومت مانا جاتا ہے۔ عوام کی ضرورتوں کو

مد نظر رکھتے ہوئے، جمہوریت کسی بھی طرز حکومت سے ایک بہتر نظام ہے۔ ایک غیر جمہوری حکومت بھی عوام کی ضرورتوں کو مد نظر رکھ سکتی ہے لیکن یہ سب کچھ اُن لوگوں کے ارادوں اور خواہشوں پر منحصر ہے جو حکومت کرتے ہیں، اگر حکمران عوامی خدمت پر آمادہ ہی نہ ہوں تو وہ لوگوں کی خواہشات کے مطابق عمل ہی نہیں کریں گے۔ جمہوریت میں حکمرانوں کو عوامی ضرورتوں کو دھیان میں رکھنا پڑتا ہے۔ جمہوری حکومت ایک بہتر حکومت اس لیے ہے کیونکہ یہ سب سے زیادہ جوابدہ طرز کی حکومت ہے۔

ایک دوسری وجہ کہ جمہوری نظام میں کسی بھی غیر جمہوری حکومت سے بہتر فیصلے کیوں ہو سکتے ہیں، یہ ہے کہ جمہوریت مشوروں اور مباحثوں پر قائم ہوتی ہے۔ جمہوری فیصلوں میں متعدد لوگ، مباحثے اور اجلاس شامل ہوتے ہیں۔ جب متعدد لوگ یک جا ہوتے ہیں، وہ کسی بھی فیصلے کے اندر موجود امکانی غلطیوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ اس میں وقت تو لگتا ہے لیکن اہم فیصلوں پر لگے وقت کا فائدہ ضرور ہوتا ہے۔ اس سے جلد بازی یا غیر ذمہ دارانہ فیصلوں کے امکانات گھٹ جاتے ہیں۔ اس طرح جمہوریت فیصلہ سازی کے معیار کو بڑھاتی ہے۔

یہ شرط تیسری دلیل سے وابستہ ہے۔ جمہوریت ایک ایسا طریقہ مہیا کرتی ہے جس سے اختلافات اور نزاع طے ہوتے ہیں۔ کسی بھی سماج کے اندر آراء اور مفادات کا اختلافات ہونا لازمی ہوتا ہے۔ یہ اختلافات ہمارے جیسے ملک کے اندر اور بھی زیادہ ہیں جہاں پر حیرت انگیز طرز کی سماجی گونا گونی دیکھنے میں آتی ہے، یہاں لوگوں کا تعلق مختلف خطوں سے ہے، مختلف زبانیں بولتے ہیں، مختلف مذاہب پر عمل کرتے ہیں اور مختلف ذاتیں ہیں۔ وہ دنیا کو بالکل مختلف طرح سے دیکھتے ہیں اور اُن کی ترجیحات بھی الگ الگ ہیں۔ ایک گروپ کی ترجیحات دوسرے گروپ کی ترجیحات



جمہوریت کیا ہے؟ جمہوریت کیوں؟



ہندوستان میں اگر جمہوریت نہ
ہوتی تب کیا واقعہ ہوتا؟ کیا ہم
واحد قوم کی طرح بنے رہ سکتے
تھے؟

سے ٹکراتی ہیں۔ اس نزاع اور ایسے تضاد کو طے کس طرح کیا جائے؟ یہ اختلاف ایک خالم اور جابر حکمران بھی دور کر سکتا ہے۔ جو گروپ بھی زیادہ طاقتور ہے، وہ اپنی شرائط دوسروں پر لادے گا اور کمزور گروپ کو اسے بادل ناخواستہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ لیکن اس سے ناراضگی اور بد مزگی پیدا ہوگی۔ ان حالات میں طویل مدت تک مختلف گروپ ایک ساتھ مل کر نہیں رہ سکتے۔ اس مسئلہ کے پر امن حل کے لیے جمہوری نظام ایک واحد راستہ ہے۔ جمہوریت میں کوئی بھی مستقل فاتح نہیں ہوتا اور نہ ہی ہمیشہ ہارتا ہے۔ مختلف گروپ ایک ساتھ مل کر پر امن طور سے رہ سکتے ہیں۔ ہندوستان جیسے ہمارے ملک میں، ان تمام اختلافات کے باوجود، جمہوریت نے ملک کے اندر اتحاد قائم کیا ہے۔

بلکہ یہ اس کے بارے میں ہے کہ جمہوریت شہریوں کے لیے کیا کرتی ہے۔ چاہے جمہوریت صحیح فیصلے نہ کرے اور جوابدہ حکومت قائم نہ کر سکے، پھر بھی یہ کسی بھی دوسری طرز حکومت سے بہتر ہے کیونکہ جمہوریت شہریوں کے وقار کو بلند کرتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بحث کی تھی کہ جمہوریت کی بنیاد سیاسی مساوات پر قائم ہے اور اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ غریب ترین اور سب سے کم تعلیم یافتہ کو سماج میں وہی رتبہ حاصل ہے جو کسی مالدار یا تعلیم یافتہ کو حاصل ہے۔ لوگ حکمرانوں کی رعایا (محکوم) نہیں ہوتے، وہ خود اپنے اوپر حکمران ہوتے ہیں۔ چاہے وہ غلطیاں ہی کیوں نہ کریں، پھر بھی وہ اپنے کردار اور عمل کے لیے ذمے دار ہوتے ہیں۔

یہ تین دلائل حکومت کے معیار اور سماجی زندگی پر جمہوریت کے اثرات کے بارے میں تھے۔ لیکن جمہوریت کے لیے سب سے مضبوط دلیل اس کے بارے میں نہیں ہے کہ جمہوریت حکومت کے لیے کیا کرتی ہے،

آخری خصوصیت یہ ہے کہ جمہوریت کسی بھی طرز حکومت سے بہتر اس لیے ہے کہ کیونکہ یہ خود اپنی غلطیاں سدھارنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ ایسی کوئی گارنٹی نہیں کہ جمہوریت میں غلطیاں



2005 کے پارلیمانی انتخابات سے ٹھیک پہلے یہ کارٹون کنڈا میں شائع ہوا تھا۔ ہر شخص، بشمول کارٹونسٹ کو تو قہ قہی کہ لبرل پارٹی کو ایک بار پھر فتح یاب ہوگی۔ جب نتائج کا اعلان ہوا تو لبرل پارٹی انتخابات ہار گئی۔ کیا یہ کارٹون جمہوریت کے خلاف یا اس کے حق میں ایک دلیل ہے۔

©Cam Cardow, The Ottawa Citizen, Canada, Cagle Cartoons Inc.



ہم رائے دہندگان ناراض ہیں اور اسے مزید برداشت نہیں کریں گے



لبرل خود پسند و خود سر ہے ہیں



انہوں نے حکومت میں ہمارے بھروسے کو توڑ دیا



انہوں نے ہمارے زر چراے



لہذا جون 28 کو ہم اس طرح بہتر کرنے جا رہے ہیں جیسا کہ کنڈا کے لوگ بہتر کر سکتے ہیں



ان کی واپسی کے لیے ووٹ دینے جا رہے ہیں

جمہوری سیاست

38



راجیش اور مظفر نے ایک مضمون پڑھا۔ اس میں یہ دکھایا گیا تھا کہ ایک جمہوریت نے دوسری جمہوریت کے خلاف جنگ کر دی۔ جنگ اُسی صورت میں ہوتی ہے جب دو حکومتوں میں سے ایک غیر جمہوری ہو۔ مضمون میں یہ بتانے کی کوشش کی گئی تھی کہ یہ جمہوریت کا ایک بڑا فائدہ ہے۔ مضمون پڑھنے کے بعد راجیش اور مظفر دونوں پر الگ الگ رد عمل ہوئے۔ راجیش کہتا تھا کہ یہ جمہوریت کے حق میں ایک اچھی دلیل نہیں ہے۔ یہ تو بس اتفاق کی بات ہے۔ ممکن ہے کہ مستقبل میں جمہوریتوں کے درمیان ہی جنگ ہونے لگے۔ مظفر نے کہا کہ یہ اتفاق کا معاملہ نہیں ہو سکتا۔ جمہوریت میں فیصلے اس طرح کئے جاتے ہیں جہاں جنگ کے امکانات گھٹ جاتے ہیں۔ آپ ان دونوں صورتوں میں سے کس پر متفق ہیں اور کیوں؟

نہیں ہو سکتیں۔ کوئی بھی طرز حکومت ایسی گارنٹی نہیں دے سکتی۔ جمہوریت کا فائدہ اتنا ضرور ہے کہ طویل عرصے تک غلطیوں کو پوشیدہ نہیں رکھا جاسکتا۔ ایسی غلطیوں پر عوامی مباحثے ہوتے ہیں اور ان کی تصحیح کی گنجائش ہوتی ہے۔ یا تو حکمرانوں کو اپنے فیصلے بدلنا ہوتے ہیں ورنہ خود حکمرانوں کو ہی بدلا جاسکتا ہے۔ غیر جمہوری حکومت میں ایسا ممکن نہیں ہوتا۔

آئیے ہم درج بالا بحث کا خلاصہ کرتے ہیں۔ جمہوریت سے ہم کو ہر چیز نہیں مل سکتی اور نہ ہی یہ تمام مسائل کا حل ہے لیکن یہ کسی بھی دوسرے نعم البدل سے واضح طور پر بہتر ہے۔ اس میں اچھے فیصلوں کے بہتر مواقع موجود ہیں، یہ لوگوں کی خواہشات کا احترام کر سکتی ہے اور مختلف لوگوں کو ایک ساتھ رہنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ چاہے یہ چند کاموں کو کرنے میں ناکام ہی کیوں نہ ہو جائے، لیکن اس کے اندر غلطیوں کی اصلاح کا راستہ ضرور موجود ہوتا ہے اور یہ اپنے تمام شہریوں کو زیادہ وقار اور احترام عطا کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمہوریت کو بہترین طرز حکومت تسلیم کیا جاتا ہے۔

2.4 جمہوریت کے وسیع تر معنی (BROADER MEANINGS OF DEMOCRACY)

اس باب میں ہم نے جمہوریت کے معنی کو محدود اور بنیادی طور پر سمجھا ہے۔ ہم نے جمہوریت کو ایک طرز حکومت کی شکل میں سمجھا ہے۔ جمہوریت کی تعریف کرنے کا یہ طریقہ، کم سے کم ایسی خصوصیات کے ایک واضح مجموعے کی شناخت کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے جو جمہوریت میں ہونا لازمی ہیں۔ ہمارے زمانے میں جمہوریت کی سب سے زیادہ عام شکل نمائندہ جمہوریت ہے۔ آپ اس کے بارے میں اپنی سابقہ کلاسوں میں پہلے ہی پڑھ چکے ہیں۔ جن ممالک کے اندر جمہوری نظام قائم ہے، وہاں تمام لوگ حکومت نہیں کرتے۔ اکثریتی پارٹی کو عوام کی طرف سے فیصلے کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اگرچہ اکثریت براہ راست حکومت نہیں

کرتی لیکن اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعہ لوگوں کی اکثریت حکومت کرتی ہے۔ یہ ضروری اس لیے ہوتا ہے کیونکہ...

- جدید جمہوریتوں میں لوگوں کی تعداد اتنی بڑی ہوتی ہے کہ ان کے لیے جسمانی طور سے ایک ساتھ مل بیٹھنا اور اجتماعی فیصلے کرنا ناممکن ہوتا ہے۔
- اور اگر وہ ایک ساتھ بیٹھ بھی جائیں تو شہریوں کے پاس نہ تو اتنا وقت، خواہش یا تمام فیصلوں میں حصہ لینے کی مہارت ہے۔

اس بحث سے ہم کو جمہوریت کا ایک واضح لیکن کم سے کم ادراک حاصل ہوتا ہے۔ یہ توضیح غیر جمہوریتوں سے



کارٹون پڑھیے

آر۔ کے۔ لکشن کا یہ کارٹون
آزادی کی پچاس سالہ تقریبات
پر رائے زنی کرتا ہے۔ پس
منظر میں آپ کتنی شبہیں
پہچانتے ہیں؟ کیا اس کارٹون
میں بہت سے لوگ ایسا ہی
محسوس کرتے ہیں جیسا کہ ایک
عام آدمی۔

پہنچتے ہیں۔ میری رائے اتنی ہی اہم ہے جتنی

میرے باپ کی۔“

■ ”میں ایسے اُستادوں کو پسند نہیں کرتا جو
کلاس میں طلبا کو بولنے یا سوالات کرنے کی
اجازت نہیں دیتے۔ میں ایسے اساتذہ پسند کرتا
ہوں جن کا مزاج جمہوری ہو۔“

■ ”اس پارٹی میں صرف ایک لیڈر اور اُس کے
فیملی ممبران ہر چیز کا فیصلہ کرتے ہیں۔ وہ
جمہوریت کی بات کس طرح کر سکتے
ہیں؟“

لفظ جمہوریت استعمال کرنے کے یہ طریقے فیصلے
کرنے کے طریقے کے بنیادی مطلب کو ظاہر کرتے ہیں۔

جمہوریتوں میں فرق کرنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ لیکن
یہ جمہوریت اور ایک اچھی جمہوریت کے درمیان فرق
کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ یہ حکومت سے بالاتر ہو کر
جمہوریت کے کام کو دیکھنے کی اجازت نہیں دیتی۔ اس کے
لیے ہم کو جمہوریت کے وسیع تر معنوں کی طرف لوٹنے کی
ضرورت پیش آئے گی۔

بعض اوقات ہم حکومت سے الگ ہٹ کر جمہوریت
کو تنظیموں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ذرا ان بیانات کو
پڑھیے۔

■ ”ہم لوگوں کا خاندان بالکل جمہوری ہے۔
جب بھی ہم کو کبھی کوئی فیصلہ کرنا ہوتا
ہے تو ہم مل بیٹھتے ہیں اور کسی اتفاق رائے پر

جمہوری سیاست



میرے گاؤں میں گرام سبھا کا
کبھی اجلاس نہیں ہوتا، کیا یہ
جمہوری ہے؟

کسی جمہوری فیصلے میں اُن لوگوں کی اجازت کے ساتھ
مشورہ شامل ہوتا ہے جو اُس فیصلے سے متاثر ہوتے ہیں۔
فیصلہ کرنے میں کمزور لوگوں کا مشورہ اتنا ہی اہمیت رکھتا ہے
جتنا کہ اُن لوگوں کا جو طاقتور ہیں۔ یہ بات کسی حکومت یا
خاندان یا کسی بھی دوسری تنظیم پر صادق آتی ہے۔ اس
جمہوریت کا ایک ایسا اُصول بھی ہے جس کو زندگی کے کسی
بھی دائرے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بعض اوقات ہم کسی موجودہ حکومت کو بیان کرنے
کے لیے لفظ جمہوریت کا استعمال نہیں کرتے بلکہ ایک ایسے
نمونے کا معیار قائم کرنے کے لیے کرتے ہیں جو
جمہوریتوں میں ہونا چاہیے:

■ ”صحیح معنوں میں اس ملک کے اندر
جمہوریت اُسی وقت آئے گی جب کوئی بھی
بنا پیٹ بھرے نہ سوئے۔“

■ جمہوریت کے اندر فیصلہ کرنے میں ہر شہری
کو مساویانہ طور سے اپنا کردار ادا کرنے کا اہل
ہونا چاہئے۔ اس کے لیے سب کے لیے صرف برابر
کے حقوق ہی کافی نہیں۔ ہر شخص کو
معلومات حاصل کرنے کے برابر حق، بنیادی
تعلیم، مساویانہ وسائل اور کافی مستعدی کی
ضرورت ہے۔“

اگر ہم اس نصب العین کو سنجیدگی سے نظر میں رکھیں، تو
پھر دنیا میں کوئی ملک بھی جمہوری نہیں ہے۔ اس کے باوجود
جمہوریت کا ادراک ایک ایسا نصب العین ہے جو ہم کو یاد
دلاتا ہے کہ ہماری نظر میں جمہوریت کی قدر و منزلت کیوں
ہے۔ یہی ادراک کسی موجودہ جمہوریت کا تجزیہ کرنے اور
اُس کی کمزوریوں کی شناخت کرنے کا اہل بناتا ہے۔ یہ ہم
کو چھوٹی سے چھوٹی اور ایک اچھی جمہوریت کے درمیان
فرق کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

اس کتاب میں ہم جمہوریت کے ایک وسیع تر خیال
پر بحث نہیں کر رہے ہیں۔ ہماری نظر تو صرف طرز حکومت
کی حیثیت سے جمہوریت کی ادارتی خصوصیات کی روح پر
ہے۔ اگلے سال آپ جمہوری سماج اور اپنی جمہوریت کا
جائزہ لینے کے بارے میں مزید مطالعہ کریں گے۔ اس
مرحلے پر ہم کو صرف اس بات پر دھیان دینے کی ضرورت
ہے کہ جمہوریت کو زندگی کے بیشتر دائروں میں استعمال کیا
جاسکتا ہے اور یہ کہ جمہوریت کی کئی شکلیں ہو سکتی ہیں۔ اگر
مساوی بنیاد پر مشورے کے بنیادی اُصول کو تسلیم کیا جائے،
جمہوری طریقے سے فیصلہ کرنے کے مختلف طریقے ہو سکتے
ہیں۔ آج کی دنیا میں جمہوریت کی مقبول عام شکل، لوگوں
کے منتخب نمائندوں کے ذریعہ حکومت کرنے کا طریقہ ہے۔
لیکن اگر کوئی برادری یا فرقہ چھوٹا ہو تو جمہوری فیصلہ کرنے
کے طریقے دوسرے بھی ہو سکتے ہیں۔ تمام لوگ ایک ساتھ
مل بیٹھ سکتے ہیں اور براہ راست فیصلے کر سکتے ہیں۔ اسی
طرح سے کسی گاؤں میں گرام سبھا کو کام کرنا چاہئے۔ کیا
آپ فیصلہ کرنے کے چند دوسرے طریقوں کے بارے
میں بھی سوچ سکتے ہیں۔

سرگرمی



اپنے اسمبلی اور پارلیمانی انتخابی حلقوں میں اہل رائے دہندگان
(ووٹروں) کی کل تعداد معلوم کیجئے۔ یہ بھی معلوم کیجئے کہ آپ
کے علاقے کے سب سے بڑے اسٹیڈیم میں کتنے لوگ بیٹھ سکتے
ہیں۔ کیا آپ کے اسمبلی انتخابی حلقے اور پارلیمانی انتخابی حلقے
کے تمام رائے دہندگان کا ایک ساتھ مل بیٹھنا اور ایک با مقصد
فیصلہ کرنا ممکن ہے؟

اس کا یہ مطلب بھی نکلتا ہے کہ کسی بھی ملک کے اندر ایک
مکمل جمہوریت موجود نہیں ہے۔ وہ خصوصیات جن پر ہم

جمہوریت کیا ہے؟ جمہوریت کیوں؟

نے اس باب میں بحث کی ہے، جمہوریت کی کم سے کم شرائط ہیں۔ اس سے ایک نمونے کی جمہوریت نہیں بنتی۔ ہر جمہوریت کو جمہوری فیصلے کرنے میں جمہوریت کے نصب العین کو حاصل کرنا ہوتا ہے اور اس کو ایک ہی بار میں اور ہمیشہ کے لیے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے لیے فیصلہ کرنے کے جمہوری طریقوں کو بچانے اور مضبوط کرنے کی مسلسل کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک شہری کی حیثیت سے ہمارا جو بھی کردار ہو سکتا ہے، وہی ہمارے ملک کو کم و بیش جمہوری بنانے میں منفرد کردار ادا کر سکتا ہے۔ یہی جمہوریت کی طاقت اور اُس کی کمزوریاں ہیں۔ ملک کی قسمت کا فیصلہ حکمرانوں کے عمل پر ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ، ہم شہری بھی اس کے لیے خاص طور سے ذمے دار ہوتے ہیں۔ یہی وہ خصوصیت ہے جو جمہوریت کو حکومت کی دوسری شکلوں سے ممتاز بناتی ہے۔ شہنشاہیت، آمریت یا ایک پارٹی نظام جیسی حکومت کی دوسری تنظیموں میں تمام شہریوں کو سیاست میں حصہ لینے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بیشتر غیر جمہوری حکومتیں سیاست میں اپنے شہریوں کی شمولیت کو ناپسند کرتی ہیں۔ لیکن جمہوریت تو تمام شہریوں کی سرگرم سیاسی شمولیت پر منحصر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمہوریت کے مطالعے کو جمہوری سیاست پر اپنی نظر مرکوز کرنی چاہئے۔

مشقیں

1 یہاں چار ممالک کے بارے میں چند معلومات دی جا رہی ہیں۔ اس معلومات کی بنیاد پر آپ ان میں سے ہر ملک کی درجہ بندی کس طرح کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک کے سامنے ”جمہوری“، یا ”غیر جمہوری“، یا ”غیر یقینی“ لکھئے۔

- a ملک A: وہ لوگ جو ملک کے سرکاری مذہب کو قبول نہیں کرتے، ووٹ دینے کے حق سے محروم ہیں۔
- b ملک B: سابقہ بیس سال سے ایک ہی پارٹی انتخابات جیت رہی ہے۔
- c ملک C: سابقہ تین انتخابات میں حکمران پارٹی الیکشن ہار گئی۔
- d ملک D: ملک کے اندر کوئی آزادانہ الیکشن کمیشن نہیں ہے۔

2 یہاں چار ممالک کے بارے میں کچھ معلومات دی جا رہی ہیں۔ اس معلومات پر مبنی آپ ان میں سے ہر ملک کی درجہ بندی کس طرح کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک سامنے ”جمہوری“، ”غیر جمہوری“، یا ”غیر یقینی“ لکھئے۔

- a ملک P: پارلیمنٹ فوجی سربراہ کے مشورے کے بغیر فوج کے بارے میں کوئی قانون پاس نہیں کر سکتی۔
- b ملک Q: عدلیہ کے اختیارات کو گھٹانے کے لیے پارلیمنٹ قانون پاس نہیں کر سکتی۔
- c ملک R: پڑوسی ملک کی اجازت لیے بغیر ملک کے لیڈر کسی دوسرے ملک سے معاہدہ نہیں کر سکتے۔
- d ملک S: ملک کے بارے میں تمام اہم معاشی فیصلے سینٹرل بینک کے افسران کرتے ہیں، جن کو وزراء بدل نہیں سکتے۔

3 جمہوریت کے حق میں ان میں سے کون سی دلیل ٹھیک نہیں ہے؟ کیوں؟

- a جمہوریت میں عوام خود کو آزاد اور مساوی سمجھتے ہیں۔

b جمہوریتیں دوسری طرح حکومتوں کی نسبت تنازعات زیادہ بہتر طور سے حل کر سکتی ہیں۔

c جمہوری حکومت لوگوں کے تئیں زیادہ جواب دہ ہوتی ہے۔

d جمہوری ممالک، غیر جمہوری ممالک سے زیادہ خوش حال ہوتے ہیں۔

4 ان میں سے ہر بیانات میں جمہوری اور غیر جمہوری عنصر موجود ہے ہر بیان کے لیے دو بیانات کو الگ الگ لکھئے۔

a ایک وزیر نے کہا کہ عالمی تجارتی تنظیم کے طے شدہ ضابطوں کے مطابق پارلیمنٹ کو چند قوانین پاس کرنا ہیں۔

b الیکشن کمیشن نے ایک ایسے انتخابی حلقے میں دوبارہ پولنگ کا حکم دیا جہاں اونچے پیمانے پر بدعنوانی کی شکایات موصول ہوئیں۔

c پارلیمنٹ میں عورتوں کی نمائندگی کبھی بھی دس فیصد نہیں ہوئی۔ اس سے عورتوں کی تنظیموں نے عورتوں کے لیے ایک تہائی نشستوں کا مطالبہ کیا۔

5 یہ دلیل دینے کے لیے کہ ایک جمہوری ملک میں قحط کا امکان کم ہے، کون سی وجہ جائز نہیں ہے؟

a مخالف پارٹیاں بھوک اور بھک مری کی جانب توجہ مبذول کر سکتی ہیں۔

b ملک کے مختلف حصوں میں ایک آزاد پریس قحط کے مصائب کی رپورٹ دے سکتا ہے۔

c حکومت کو اگلے انتخابات میں ہار کا خوف سوار رہتا ہے۔

d لوگ کسی بھی مذہب پر عقیدہ رکھنے اور اس پر عمل کرنے میں آزاد ہیں۔

6 ایک ضلع میں 40 گاؤں ایسے ہیں جہاں حکومت نے پینے کے پانی کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ یہ گاؤں والے ایک جگہ

جمع ہوئے اور ان کی ضرورت کی جانب توجہ دینے کے لیے حکومت کو مجبور کرنے کے کئی طریقوں پر غور کیا۔ ان میں سے کون سا طریقہ جمہوری نہیں ہے؟

a عدالتوں میں مقدمہ ڈالتے ہوئے کہ پانی زندگی کے حق کا ایک حصہ ہے۔

b تمام پارٹیوں کو پیغام دیتے ہوئے کہ اگلے انتخاب کا بائیکاٹ کریں گے۔

c حکومت کی پالیسیوں کے خلاف عوامی جلسے منظم کرتے ہوئے۔

d پانی حاصل کرنے کے لیے سرکاری افسران کو روپیہ دیتے ہوئے۔

7 جمہوریت کے خلاف درج ذیل دلائل سے وابستہ اپنا تاثر پیش کیجئے۔

a ملک کے اندر فوج سب سے زیادہ تربیت یافتہ اور بدعنوانیوں سے پاک تنظیم ہے۔ اس لیے فوج کو ملک پر حکومت کرنی چاہئے۔

b اکثریت کی حکومت کا مطلب ہے بے خبر اور بے علم لوگوں کی حکومت۔ ہم کو ذی فہم لوگوں کی حکومت کی ضرورت ہے، چاہے ان کی تعداد چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔

c اگر ہم روحانی معاملات میں مذہبی لیڈروں کی رہنمائی چاہتے ہیں تو پھر ان کو سیاست میں بھی رہنمائی کے لیے دعوت کیوں نہ دی جائے۔ ملک پر مذہبی رہنماؤں کی حکومت ہونی چاہئے۔

- 8 کیا اقدار کی حیثیت سے درج ذیل بیانات جمہوریت کے اصولوں کے مطابق ہیں، کیوں؟
- a ایک باپ بیٹی سے: میں تمہاری شادی کے سلسلے میں کوئی رائے سننا نہیں چاہتا۔ ہمارے خاندان میں ہمارے بچے شادی وہیں کرتے ہیں جہاں والدین چاہتے ہیں۔
- b اُستاد طالب علم سے: کلاس میں سوال کرتے ہوئے میری توجہ میں خلل نہ ڈالئے۔
- c ملازم اپنے افسر سے: قانون کے مطابق ہمارے کام کرنے کے گھنٹے کم ہونے چاہئیں۔

- 9 ایک ملک کے بارے میں درج ذیل حقائق پر غور کیجئے۔ اپنے فیصلے کی حمایت میں وجوہات بھی بتائیے۔
- a ملک کے تمام شہریوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ انتخابات باقاعدگی سے ہوتے ہیں۔
- b ملک نے بین الاقوامی ایجنسیوں سے قرض لیا۔ قرض دینے میں ایک شرط یہ تھی کہ حکومت تعلیم اور صحت پر اخراجات کم کرے گی۔
- c لوگ سات زبانوں سے بھی زیادہ بولتے ہیں، لیکن تعلیم صرف ایک ہی زبان میں حاصل ہے جو ایک ایسی زبان ہے جس کو ملک کے 52 فیصد لوگ بولتے ہیں۔
- d ان پالیسیوں کی مخالفت کرنے کے لیے ملک کے اندر پرامن مظاہروں اور ملک گیر ہڑتال کے لیے کئی تنظیموں نے آواز بلند کی تھی۔ حکومت نے ان لیڈروں کو گرفتار کر لیا۔
- e ملک کے اندر ریڈیو اور ٹی وی پر حکومت کا قبضہ ہے۔ تمام اخباروں کو حکومت کی پالیسیوں اور احتجاجات کے بارے میں خبریں چھاپنے کے لیے حکومت سے اجازت لینی پڑتی ہے۔

- 10 یو ایس اے میں 2004 میں چھپی رپورٹ میں ملک کے اندر بڑھتی غیر مساوات کی جانب اشارہ کیا گیا۔ آمدنی میں غیر مساوات نے جمہوریت کے اندر لوگوں کی شمولیت کو ظاہر کیا۔ اس رپورٹ نے حکومت کے کئے ہوئے فیصلوں پر اثر ڈالنے کو بھی شکل دی۔ اس رپورٹ نے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ...
- اگر ایک سیاہ فام فیملی اوسطاً 100 ڈالر کماتی ہے تو سفید فام فیملی کی اوسط آمدنی 162 ڈالر ہے۔ ایک سفید فام فیملی کے پاس سیاہ فام فیملی کی بہ نسبت 12 گنا دولت زیادہ ہے۔
- صدارتی الیکشن میں، فیملیوں میں 10 افراد میں سے تقریباً 9 افراد نے جن کی آمدنی 75,000 ڈالر سے زیادہ ہے، ووٹ دیئے ہیں۔ آمدنی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ لوگ آبادی کے 20 فیصد وہ لوگ ہیں جو سب سے اوپر آتے ہیں۔ اس کے برعکس 15,000 ڈالر سے کم آمدنی والی فیملیوں سے 10 میں سے صرف 5 لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ووٹ دیئے۔ آمدنی کو مد نظر رکھ کر یہ آبادی کے 20 فیصد وہ لوگ ہیں جو سب سے نیچے آتے ہیں۔

- سیاسی پارٹیوں کو تقریباً 95% امداد مالداروں سے حاصل ہوتی ہے۔ اس سے اُن کو اپنی رائے ظاہر کرنے اور مسائل رکھنے کا موقع ملتا ہے جو زیادہ تر شہریوں کو حاصل نہیں ہے۔
- چونکہ غریب طبقات سیاست میں کم سے کم حصہ لیتے ہیں، اس لیے حکومت اُن کی تشویش، غربت سے نکلنے، ملازمت حاصل کرنے، تعلیم، لمبی دیکھ بھال اور رہائش جیسے مسائل کی جانب کان نہیں دھرتی۔ اس کے برعکس تاجر طبقے اور بڑے بڑے مالداروں کی پریشانیوں کے بارے میں سیاست داں اچھی طرح سے توجہ دیتے ہیں۔

رپورٹ میں دی گئی معلومات کو استعمال کرتے ہوئے ”جمہوریت اور غربت“ پر ایک ایسا مضمون لکھئے جس میں مثالوں کا استعمال ہندوستان سے کیا گیا ہو۔

آئیے اخبارات کا مطالعہ کریں۔ زیادہ تر اخباروں کا ایک صفحہ ادارہ کا ہوتا ہے۔ اس صفحہ پر اخبار حالاتِ حاضرہ کے بارے میں خود اپنی آراء شامل کرتا ہے۔ یہ اخبار دوسرے مصنفین اور عالموں کے نظریات اور اخبار پڑھنے والوں کے خطوط بھی شائع کرتا ہے۔ ایک ماہ تک کوئی ایک اخبار پڑھتے رہئے اور اُس کے اُس صفحہ کے وہ آرٹیکلز اور خطوط جمع کیجئے جن میں جمہوریت کے بارے میں خیالات کا اظہار ہو۔ ان کی درجہ بندی مندرجہ ذیل زمروں میں کیجئے:

- جمہوریت کے آئینی اور قانونی پہلو
- شہریوں کے حقوق
- انتخابی اور پارٹی سیاست
- جمہوریت کی تنقید